259

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۳۸

ایڈیٹر:- غلام نبی — یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰ | ۱۸ ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش | ۸ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ھ | ۱۸ ماہ نومبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۶۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۹ بجے شام کی اطلاع ہے ۔ کہ آج پھر حضور کو نقرس کا درد زیادہ ہو گیا ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آج نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد دین صاحب مجاہد کو ٹی پارٹی دی گئی ۔ جس میں بہت سے دوست شریک ہوئے ۔ اور دعا کی ۔ مولوی صاحب موصوف آج شام کی گاڑی سے روانہ ہو گئے ۔ بہت سے دوستوں نے ان کو دعا کے ساتھ رخصت کیا ۔ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے فرمایا ہے ۔ کہ آج کل چونکہ سفر خطرناک ہے ۔ اس لئے احباب خاص طور پر مولوی صاحب کے بخیریت منزل پر پہونچنے کے لئے دعا کریں ۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ دو روز سے شدید بخار نیز زکام وغیرہ سے بیمار رہیں ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔ خان صاحب منشی برکت علی صاحب جائنٹ ناظر بیت المال …

معوذتین میں قرآن کریم اور اسلام کی تعلیم کا خلاصہ

مومن صرف اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۲۹ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۱ ہش کو درس کا اختتام فرماتے ہوئے دعا سے قبل آخری دو سورتوں کا درس دیتے ہوئے معوذتین کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ میں اللہ تعالےٰ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

یہ ایک دعا ہے

اور دعا کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی ابتدا جو لفظ قل سے ہوئی ہے ۔ عجیب سی معلوم ہوتی ہے ۔ سورہ فاتحہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے ہم کو ایک دعا سکھائی ہے ۔ فرمایا ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۔ یعنی اے خدا تو ہمیں سیدھا رستہ دکھا ۔ ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے انعامات کئے ۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ قُلْ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔ اگر کہا جائے ۔ کہ یہ دعا تو اس سورہ کے بیچ میں ہے ۔ ابتدا تو اس کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے ہوتی ہے تو وہاں بھی قُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ نہیں فرمایا ۔ تو یہاں اگر انسان کی طبیعت رکتی ہے ۔ اور وہ سوچتا ہے ۔ کہ اگر یہ اللہ تعالےٰ کے حضور کرنے والی دعا تھی ۔ تو یہاں قل کہنے کی کیا ضرورت تھی ۔ اس کی ابتدا تو اس طرح ہونی چاہیئے تھی ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۔ مجھے یاد ہے ۔ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں امامت کرایا کرتے تھے ۔ کئی دفعہ میں نے دیکھا کہ جب وہ اس سورہ کو یا ان میں سے کسی سورۃ کو پڑھتے ۔ تو اس طرح پڑھتے ۔ قُلْ ۔ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۔ یعنی قل کہنے کے بعد ٹھہر جاتے ۔ اور قل اور اعوذ برب الفلق کے درمیان میں وقفہ کر دیتے تھے ۔ یہ تو اب مجھے یاد نہیں ۔ کہ میں نے کس سے پوچھا ۔ مگر اتنا یاد ہے کہ بچپن کی وجہ سے یہ بات میری سمجھ میں نہ آئی ۔ کہ یہ قل اور اعوذ برب الفلق کے درمیان فاصلہ کیوں رکھتے ہیں اور کسی سے اس کی وجہ دریافت کی ۔ یا کسی نے خود بتایا ۔ کہ ان کو خیال تھا ۔ کہ اگر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھا جائے ۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے ۔ کہ کسی دوسرے کو یہ بات کہہ رہے ہیں ۔ کہ تو ایسا کر خود ان کی طرف سے ۔ تو یہ دعا نہ ہوگی ۔ وہ خدا تعالےٰ سے خود نہیں مانگ رہے ہوں گے ۔ بلکہ دوسرے کو یہ تحریک اور ترغیب دے رہے ہوں گے ۔ کہ اس طرح اللہ تعالےٰ سے مانگو ۔ اور چونکہ وہ لفظ قل کو ان سورتوں سے الگ بھی نہیں کر سکتے تھے ۔ کہ یہ آیت قرآن کا جزو ہے ۔ اس لئے انہوں نے یہ طریق ایجاد کیا ۔ کہ قل کہنے کے بعد وقفہ کر دیتے ۔ اور اپنے ذہن میں یہ مضمون رکھ لیتے ۔ کہ قل کے بعد میں نے یہ ساری سورہ خود کہہ دی ہے تو اس طرح گویا یہ ان کی طرف سے دعا ہو گئی ۔ کہ میں پناہ مانگتا ہوں ۔ اس رب کی جو فلق کا رب ہے ۔ مولوی صاحب مرحوم کے دل میں جو بات تھی ۔ وہ بہت معقول ہے ۔ جو شخص بھی قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھتا ہے ۔ اور جو نماز میں تلاوت سمجھ کر کرتا ہے ۔ وہ اس امر پر مجبور ہے ۔ کہ جب یہ یا اس سے اگلی سورۃ کو پڑھے ۔ تو دل میں خیال کرے ۔ کہ میں

قرآن کریم کی تلاوت

کر رہا ہوں ۔ یہ نہیں ۔ کہ میں دعا کر رہا ہوں ۔ یہ بات تو ذہن میں بھی نہیں آسکتی ۔ کہ میں دعا کر رہا ہوں ۔ لفظ قل نے گویا پڑھنے والے کو ہدایت کی ہے ۔ کہ دوسرے کے سامنے یہ کہہ کہ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۔ اور یہ طریق دعا کا نہیں ہو سکتا ۔ دعا کا طریق یہی ہو سکتا ہے ۔ کہ قل کے بعد کچھ وقفہ ہو ۔ اس طرح یہ آیت کی آیت بھی ہوگی ۔ اور دعا بھی ہو جائے گی ۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہاں قرآن کریم نے قل کا لفظ کیوں استعمال کیا ۔ اور اس

قل کا کیا مطلب

ہے ۔ اس کا استعمال بے فائدہ تو ہے نہیں ضرور اس میں کوئی نہ کوئی نکتہ ہے ۔ اور سوال یہ ہے ۔ کہ وہ کیا چیز ہے ۔ جس کی طرف یہ دونوں قل اور ان سے اوپر کا قل جو سورۃ قل ھو اللہ میں آتا ہے ۔ اشارہ کرتے ہیں ۔ ادنےٰ سے تدبر سے انسان سمجھ سکتا ہے ۔ کہ یہ قل وہی کام دے رہا ہے جو کام کہ بعض لوگ اپنے ذاتی اور نفسانی اغراض کے ماتحت بعض دفعہ ایک

خاص قسم کے خطوط

سے لیتے ہیں ۔ وہ کسی شخص کو ایک خط لکھتے ہیں ۔ کہ اس مضمون کو آگے دس لوگوں تک لکھ کر پہنچا دو ۔ ورنہ تم پر اللہ تعالےٰ کا عذاب نازل ہوگا ۔ اور پھر جن دوستوں کو وہ خط پہنچتا ہے ۔ ان کے لئے بھی یہی ہدایت ہوتی ہے ۔ کہ ان میں سے ہر ایک آگے دس دس کو بھجوائے ورنہ اس پر عذاب آئیگا ۔ اور پھر یہ سلسلہ آگے ہی آگے چلتا جاتا ہے ۔ جسے بھی وہ خط پہنچے اس کا فرض مقرر کیا جاتا ہے کہ آگے اور دس کو وہی مضمون لکھ کر بھیجدے ۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک کے لئے یہی ہدایت ہوتی ہے ۔ لوگ تو ذاتی اغراض کے لئے ایسا کرتے رہیں ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مگر اللہ تعالیٰ نے نیک اغراض اور بندہ کے فائدہ کے لئے یہ طریق اختیار کیا۔ اور فرمایا کہ اب چونکہ قرآن کریم ختم ہو رہا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ہر شخص نہ اس کے وسیع مطالب کو سمجھ سکتا ہے۔ اور نہ ان پر عبور حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے ہم نے اس کا خلاصہ ان سورتوں میں کر دیا ہے۔ اور ہر سورت سے پہلے قل کا لفظ رکھ دیا جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ یہ پیغام ہمارا آگے دوسروں تک پہنچا دو۔ جب اس تک وہ کلام پہونچے گا تو چونکہ وہ بھی قل کا لفظ پڑھے گا۔ جس کے معنی ہیں کہو۔ بیان کرو اس پر بھی فرض ہو جائے گا۔ کہ وہ اس کلام کو آگے دوسروں تک پہونچائے۔ یہ ویسا ہی ہے جس طرح آجکل لوگ خطوں میں لکھتے ہیں۔ کہ جسے وہ پہونچے وہ آگے دس لوگوں تک وہی مضمون پہنچائے گویا

قرآن کریم اور اسلام کی تعلیم کا خلاصہ

ان قلوں میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا اور واضح کر دیا۔ کہ اے انسان جب کہ تو سارا قرآن پڑھ چکا۔ اب ہم تمہیں یہ بتاتے ہیں۔ کہ یہ ساری دنیا کے لئے ہے۔ اور اسے لوگوں تک تم نے پہنچانا ہے۔ مگر چونکہ یہ ممکن نہیں۔ کہ ہر انسان اس کے تمام مطالب پر حاوی ہو سکے اور نہ ہر شخص حافظ ہو سکتا ہے۔ اس لئے فرمایا۔ کہ ہم تمہاری آسانی کے لئے اس کا خلاصہ بیان کر دیتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ قل یعنی تو اس خلاصہ کو آگے

دوسروں تک پہنچانے کی کوشش

کر اور تجھ سے سننے والے کچھ اور لوگوں کے سامنے بیان کریں۔ اور وہ کچھ اور لوگوں کو یہاں تک کہ اسی طرح ہوتے ہوتے یہ خلاصہ

سب دنیا تک پہونچ جائے

فرمایا ہے قل اعوذ برب الفلق یعنی اے انسان اس سے اگلا مضمون جو دونوں سورتوں میں بیان ہے اسے لوگوں تک پہونچا۔ اور اس طرح ہر مسلمان جو اس آیت کو پڑھتا ہے پابند ہے اس امر کا کہ اسے دوسروں تک پہونچائے۔ اور جب ہر مسلمان کے سامنے یہ مضمون بیان کیا جائے۔ اور پھر اس کے ذمہ ہو۔ کہ وہ آگے بیان کرتا جائے۔ تو اس طرح یہ مضمون گویا

ساری دنیا میں چکر

لگاتے جائیں گے۔ اور شدائی بنائے پر کسی نے اس رسم کا نام قل رکھ دیا جو موت کے بعد مسلمانوں میں ادا کی جاتی ہے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ ہمارے ایک غیر احمدی عزیز فوت ہوئے۔ ان کے متعلقین نے ہمیں بھی بلایا۔ میں بھی گیا۔ جب وہاں سب لوگ بیٹھ گئے۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ ایک مولوی نے پہلے کچھ پڑھا۔ اس کے بعد گھر والوں نے ملا کے ہاتھ میں قرآن کریم کا ایک نسخہ دیا۔ اس نے آگے کسی کے ہاتھ میں دے دیا۔ پھر اس نے میرے ہاتھ میں دے دیا۔ میں اس وقت چھوٹا تھا۔ اور ان امور سے بالکل ناواقف تھا۔ اور مجھے کچھ معلوم نہ تھا۔ کہ یہ کیا بات ہے جائز ہے کہ ناجائز۔ گو مجھے یاد ہے۔ کہ میرا دل میں کراہت کر رہا تھا۔ آخر جب انہوں نے مجھے قرآن دیا۔ تو میں نے اسے لے کر سامنے رکھ دیا۔ کیونکہ مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ یہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔ اس پر کسی نے خود ہی وہ قرآن اٹھا کر آگے کر دیا یا شاید مجھے کہا کہ یہ آگے دے دو۔ میں نے کسی صاحب سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ تھا۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ یہ

مرنے والے کو ثواب پہونچانے کا ایک طریق

ایجاد کیا گیا ہے۔ لوگوں نے سوچا کہ جو چیز بھی مرنے والے کے لئے صدقہ میں دیں گے۔ وہ دس بیس یا پچاس سو روپیہ کی ہوگی۔ اور اس لئے مرنے والے کو ثواب بھی محدود پہونچے گا۔ اور شائد اس کے گناہوں کا کفارہ نہ ہو سکے۔ اس لئے انہوں نے یہ سوچا کہ قرآن کریم صدقہ میں دیا جائے۔ جس کی قیمت کا کوئی اندازہ ہی نہیں ہو سکتا اس خیال کو عملی شکل اب یہ دی جاتی ہے۔ کہ ایک شخص قرآن کریم اپنے سے اگلے آدمی کو یہ کہہ کر کہ میں نے تیری ملک کیا دیدیتا ہے وہ اگلے کو۔ اس طرح گویا کئی قرآن کریم صدقہ میں دے دیئے جاتے ہیں (گویا خدا تعالیٰ کو اس طرح دھوکا دیا جاتا ہے) اور سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ اس طرح مرنے والے کو بے انتہا ثواب پہونچا ہوگا۔ اور بے انتہا گناہ اس کے معاف ہو گئے ہوں گے۔ شائد

اس رسم کا نام قل

اسی وجہ سے رکھا گیا۔ کہ اس میں بھی صدقہ کی چیز چکر کھاتی ہے۔

اگر مسلمان اس تعلیم پر جو قل میں دی گئی ہے عمل کرتے تو یہ ذلت ان کو کبھی نہ پہونچتی۔ جو آج پہونچ رہی ہے۔ دیکھو کتنی چھوٹی سی بات تھی۔ مگر مسلمانوں نے اسے نظر انداز کر دیا۔ اس وجہ سے انہیں سخت ذلت اٹھانی پڑی ہے۔ میں نے ۱۹۴۰ء کے جلسہ سالانہ پر بتایا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

حجۃ الوداع کے موقعہ پر

مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ان اموالکم ودماءکم واعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم هذا فی شهرکم هذا فی بلدکم هذا۔ یعنی جو مسلمان حاضر ہیں وہ سن لیں۔ اور جو حاضر نہیں ان کو سننے والے یہ بات پہونچا دیں۔ کہ تمہارے مال تمہارے خون اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ویسی ہی حرام ہیں۔ جیسے اس دن کی اس مہینہ کی اور اس شہر کی حرمت ہے۔ میں نے یہ تحریک جاری کی تھی۔ کہ جو دوست اس تعلیم کو سنیں۔ وہ اسے آگے دوسروں تک پہونچائیں۔ یہ تحریک ایک سال تک تو چلی۔ مگر پھر لوگ بھول گئے یہ تحریک بھی دراصل قل کی طرح ہی تھی۔ ایک سے دوسرے تک اگر یہ سلسلہ جاری رہے۔ تو قوم میں بیداری پیدا ہوتی ہے اور قل اعوذ برب الفلق میں بھی دراصل اس طرف اشارہ ہے۔ کہ اس تعلیم کو ہر مسلمان دوسرے تک پہونچانے کا سلسلہ جاری رکھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہر مسلمان جو ایمان لاتا ہے ہماری ذات پر ہمارے کلام پر اور اس میں یہی ہمارا قرآن پر اس سے ہم کہتے ہیں کہ وہ

جا کر لوگوں سے کہے

کہ اعوذ برب الفلق۔ کہ تم لوگ دنیا میں بھروسہ کرتے ہو اپنے ماں باپ پر تم لوگ بھروسہ رکھتے ہو اپنے رشتہ داروں پر دوستوں پر تم لوگ بھروسہ رکھتے ہو۔ اپنے خاندانوں اور جتھوں پر تم لوگ بھروسہ رکھتے ہو۔ اپنے محلہ کے لوگوں پر اور محلہ کے چودھریوں پر تم بھروسہ رکھتے ہو اپنی حکومتوں پر اور تم بھروسہ رکھتے ہو اپنے ملک کی فوجوں پر۔ اور اپنے ملک کے استادوں پر جو لوگوں کو جہالت سے بچاتے ہیں۔ اور ملک کے ڈاکٹروں پر جو اہل ملک کی صحت کی ترقی میں مدد دیتے۔ اور ملک کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غرضکہ تم لوگ ان چیزوں پر بھروسہ رکھتے ہو۔ مگر میں نے ان

سب سے اپنا تعلق قطع

کر لیا ہے۔ اور رشتہ توڑ لیا ہے۔ اور ان میں سے کسی پر بھی اب میرا بھروسہ نہیں بلکہ اعوذ برب الفلق میں نے تو یہ سب رشتے توڑ کر رب الفلق سے ہی لو لگالی ہے۔ اور اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ یہ دنیا کو گویا ایک چیلنج ہے کہ یہ الفاظ کہنے والے نے اسے چھوڑ دیا۔ اور اس سے قطع تعلق کر لیا۔ اب اس کا بھروسہ نہ ماں باپ پر ہے نہ محلہ والوں پر نہ رشتہ داروں اور دوستوں پر نہ اپنے ملک کی حکومت پر نہ ملک کے ڈاکٹروں اور استادوں پر ہے۔ وہ اعلان کرتا ہے کہ میں نے ان سب کو چھوڑ دیا۔ جن پر دنیا میں لوگ بھروسہ کرتے اور جن کی پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ ان سب سے رشتہ توڑ کر میں رب الفلق کی پناہ مانگتا ہوں۔ کتنا چھوٹا سا فقرہ ہے۔ مگر اسے مونہہ سے ادا کرنے والا گویا

ساری دنیا کو چیلنج دیتا ہے

اور ایک ایسا دعوےٰ کرتا ہے۔

جس کہ دُنیا کا ہر فرد اس کے اعمال نگران بن جاتا ہے۔ وُہ ایک مجلس جاتا۔ اور کہتا ہے۔ جیسے پروا حکومت کی۔ ماں باپ کی۔ بہن بھائیوں کی۔ دوستوں رشتہ داروں کی۔ وُہ دُوسری مجلس میں جاتا۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں نے ربّ الفلق کی پناہ میں اپنے آپ کو دے دیا۔ اور اسلئے اب

دنیوی اسباب پر میرا بھروسہ نہیں

وُہ تیسری مجلس میں جاتا۔ اور یہی دعویٰ کرتا ہے۔ اور اسکے بعد چوتھی مجلس میں جاتا اور یہی کہتا ہے۔ اور اسطرح ہر شخص اس کے اعمال کا نگران بن جاتا ہے۔ اور پھر جب اتنا بڑا دعویٰ کرنے کے بعد بھی وُہ اگر کسی تحصیلدار، تھانیدار یا کسی اور کے سامنے جاتا اسے سلام کرتا۔ اور اس سے اپنی مشکلات کے دُور کرنے میں مدد مانگتا ہے۔ تو ان لوگوں میں سے جن کے سامنے اس نے اپنے آپ کو ربّ الفلق کی پناہ میں دے دینے۔ اور دُنیوی رشتوں سے قطع تعلق کا اعلان کیا تھا۔ ہر ایک اسے شرمندہ کرے گا۔ کہ تو دعوے تو اتنا بڑا کرتا تھا۔ مگر عمل کے وقت اپنے دعوے کو سچا کر کے نہ دکھا سکا۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ نے قُل کا لفظ رکھ کر ہر مسلمان کو گویا یہ ہدایت دی ہے۔ کہ

ہر مجلس میں جا کر یہ دعویٰ کرو

تا ہر شخص تمہارا نگران بن جائے۔ اور جب بھی دیکھے۔ کہ تمہارا عمل تمہارے اس دعوے کے خلاف ہے۔ تو تم کو شرمندہ کر سکے۔ ایک شخص موُنہہ سے تو یہ دعوے کرتا ہے۔ کہ میں نے اپنے آپ کو ربّ الفلق کی پناہ میں دے دیا۔ مگر جب اس کے گھر میں بیماری آتی ہے۔ وُہ خود یا اس کے بیوی بچے بیمار ہو جاتے ہیں۔ تو وُہ گھبرا کر رونے لگ جاتا ہے۔ جب اس پر قرضہ ہو جائے۔ تو وُہ گھبرا کر رونے لگتا ہے۔ افسر ناراض ہو جائیں۔ تو گھبرا کر رونے لگتا ہے۔ استاد بگڑ جائے تو گھبرا کر رونے لگتا ہے۔ تو ہر شخص اسے جھوٹا کر سکتا ہے۔ کہ تم نے تو دعوے کیا تھا۔ کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کی پروا نہیں۔ پھر یہ کیا ہے کہ دُنیا کی ہر مصیبت سے تم ڈرتے ہو۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومن سے یہ کہا ہے۔ کہ اگر تمہارے اندر واقعی ایمان پیدا ہو چکا ہے۔ تو

ساری دُنیا کو چیلنج

دے دو۔ اور سب لوگوں کے سامنے دُنیا سے بے پروا ہو کر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی پناہ میں دے دینے کا اعلان کر دو۔ تا جب تمہارا عمل اس دعوے کے خلاف ہو۔ تو ہر شخص سمجھ سکے۔ کہ یہ جھوٹا۔ اور فریبی ہے۔ مکار ہے۔ موُنہہ سے تو کچھ کہتا ہے مگر عمل کچھ اور ہے۔ قُل کہنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ اپنے اس دعوے پر ساری دُنیا کو گواہ بنا لو۔ انسان خدا تعالیٰ کے حضور جاتا۔ اور کہتا ہے کہ اے خدا میں نے تمام رشتوں سے قطع تعلق کر لیا۔ اور اپنے ہاتھ پاؤں باندھ کر اپنے آپ کو تیرے حضور ڈال دیا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اسے فرماتا ہے۔ کہ یہ بات ہم کو آ کر نہ کہو بلکہ جاؤ۔ اور دُنیا کے سامنے یہ بات بیان کرو۔ اور اسے اس بات پر گواہ بناؤ۔ کہ تم خدا تعالیٰ کے سوا

ہر چیز سے بے نیاز

ہو۔ تا جب تمہارا عمل تمہارے اس دعوے کے خلاف نظر آئے۔ تو لوگ کہہ سکیں کہ تم بڑے جھوٹے اور مکار ہو۔ موُنہہ سے تو کچھ کہتے ہو۔ مگر عمل کچھ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہاں قُل کا لفظ رکھ کر بتا دیا۔ کہ اب تم سارا قرآن پڑھ چکے۔ اب تمہارے دل کا ایمان پختگی حاصل کر چکا ہے۔ اب اسے مخفی نہیں رکھا جا سکتا۔ جو بات تم ہمارے سامنے آ کر کہتے ہو۔ اسے یا تو

کھُلے میدان میں

ظاہر کرو۔ لوگوں کو اس پر گواہ بلکہ قاضی اور جج بناؤ۔ تا جب تمہارا عمل اس کے خلاف ہو۔ تو وُہ ملامت کر سکیں اور یا پھر اس دعوے کو ترک کر دو۔ ہم تمہارے اس دعوے کو نہیں مانتے۔ جو تم علیحدگی میں ہمارے حضور کرتے ہو اور نماز پڑھتے وقت کہتے ہو۔ کہ اعوذ بربّ الفلق۔ اے میرے ربّ میں تیری پناہ میں آتا ہُوں۔ تمہارے اس دعوے کے معنے تو یہ ہیں۔ کہ تمام

مخلوق سے تمہارا رشتہ

ٹوٹ چکا۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ قائم ہو گیا۔ اب تمہارا بھروسہ ماں باپ بھائی بہن، دوست۔ احباب۔ رشتہ داروں، قوم و حکومت پر نہ ہو گا۔ ان سب سے تعلق ٹوٹ کر اب خدا تعالیٰ کے ساتھ قائم ہو گیا۔ اور یہ ایک ایسا دعوے ہے۔ جس کی حقیقت تم پر اس وقت تک واضح نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ تم لوگوں کو اس پر گواہ نہ بنا لو۔ اور جو انسان توکل کے اس مقام پر کھڑا ہو۔ وُہ کس طرح اطمینان کا سانس لے سکتا ہے۔ جب تک کہ وُہ اپنے عمل سے اس دعوے کی تصدیق نہ کر دے۔

میری زندگی میں

وُہ گھڑی بہت سخت

ہوتی ہے۔ جب کوئی احمدی مجھ سے آ کر کہتا ہے۔ کہ چی ظفر اللہ خان سے سفارش کرا دیں۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ظفر اللہ خان کو بھی شائد چھوٹا خدا بنا لیا گیا ہے۔ ایک تو ان کا بڑا خدا ہے۔ اور چھوٹا خدا ظفر اللہ خان ہے۔ جب بھی کوئی میرے سامنے یہ سوال لے کر آتا ہے۔ تو میرا دل گھٹنے لگتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ یہ شخص اپنا ایمان بیچنے آیا ہے۔ میں ایسے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ کہ جب ظفر اللہ خان نہیں تھا۔ تو کیا تھا۔ اور جب وُہ نہ ہو گا۔ تو کیا ہو گا۔ یہ بات سُن کر کہتے ہیں۔ کہ بات تو بالکل ٹھیک ہے مگر پھر بھی آپ یہ کام کر دیں۔ اور وُہ اپنے اصرار پر قائم رہتے ہیں۔ اس وقت خلافت میرا نظریں

سب سے بڑا ابتلاء

نظر آتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں خلیفہ نہ ہوتا۔ تو اس ذلیل گفتگو کو سننے پر مجبور نہ ہوتا۔ ایسے لوگ بار بار سمجھانے پر آخر کہا کرتے ہیں۔ بہت اچھا۔ ٹھیک بات ہے آپ دُعا ہی کریں۔ اور اس کے بعد ایک آہ بھر کر تھوڑے سے وقفہ کے بعد کہتے ہیں۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو ظفر اللہ خان کو بھی سفارش کرا دیں۔ اور مجھے تو رحم آتا ہے بیچارے ظفر اللہ خان پر۔ ان کی صحت برباد ہو چکی ہے۔ اور شائد ان کو ناکردہ گناہ دوسروں کی غلطیوں کی سزا مل رہی ہے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ انسان کا اپنا گناہ نہیں ہوتا۔ لیکن دوسرے لوگ چونکہ اسے ایسا مقام دے دیتے ہیں۔ جو توکل کے منافی ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس پر کوئی بیماری وغیرہ نازل کر دیتا ہے۔ ہمارے دوستوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے ہوتے ہوئے ظفر اللہ خان کیا ہے۔ خدا تعالیٰ تو مومن کو فرماتا ہے۔ کہ قُل اعوذ بربّ الفلق۔ تم اقرار کرو لوگوں کے سامنے کہ اعوذ بربّ الفلق میں تو اپنے آپ کو مخلوق کے پیدا کرنے والے ربّ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ وہی میرا دوست اور میرا ساتھی ہے اور یہ اقرار کرنے کے بعد پھر جب تم ظفر اللہ خان کی سفارش پر بھروسہ کرو گے۔ تو ہر شخص تم پر نفرین کرے گا۔ اور کہیگا۔ کہ تم تو دعویٰ کرتے تھے۔ کہ خدا میرا مددگار ہے اب ظفر اللہ خان کہاں سے آ گیا۔ یہ کتنی ذلیل بات ہے کہ تم دعوے تو خدا تعالیٰ کی پناہ میں چلے جانے کا کرتے ہو۔ مگر توکل پھر مخلوق پر کرتے ہو۔ مخلوق پر توکل ایک ایسی ذلیل چیز ہے کہ

مومن کے لئے شرم

سے زمین میں گڑ جانے کا مقام ہے جو شخص اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑے۔ وہ تو نہ کسی بادشاہ پر بھروسہ کر سکتا ہے۔ نہ کسی پارلیمنٹ پر اور نہ کسی فوج یا حکومت پر۔ وہ نہ ملک کے مدبروں پر بھروسہ کر سکتا ہے۔ نہ ڈاکٹروں اور استادوں پر۔ وہ تو دُنیا کے سامنے یہ دعوے کرتا ہے۔ کہ

میرا ہاتھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں

ہے۔ اور یہ دعوے کرنے کے بعد اگر وُہ کسی کے پاس جاتا۔ اور اس سے یہ اصرار کرتا ہے۔ کہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میرا فلاں کام کر دو۔ (بغیر توکل اور اصرار کے اس خیال کی بناء پر کہ اللہ تعالیٰ نے سامانوں سے کام لینے کا حکم دیا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی ایسے شخص سے جس پر اس کا حق ہو مدد چاہے تو یہ گناہ نہیں۔ گناہ یہ ہے کہ وہ اس پر توکل کرے۔ اور اس کے انکار سے اسے صدمہ ہو۔ اور وہ اصرار سے اس کی مدد چاہے) تو اس سے زیادہ ذلیل کون ہو سکتا ہے۔ قاضی اکمل صاحب کے والد مولوی امام دین صاحب جو چند سال ہوئے فوت ہو چکے ہیں۔ بہت مخلص آدمی تھے۔ ضعیف العمری کے زمانہ میں بھی نماز باجماعت کا شوق رکھتے تھے۔ انہیں

تصوف کا مرض

تھا۔ احمدی ہونے سے پہلے صوفیا کے مرید تھے۔ اور اس لئے جب بھی موقعہ ملتا۔ مجھ سے وہ یہ بات کہتے کہ فلاں صوفی صاحب کہتے تھے۔ کہ انہوں نے عرش پر سجدہ کیا۔ فلاں صوفی صاحب تھے۔ جنہوں نے فلاں آسمان پر سجدہ کیا۔ فلاں نے سجدہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ مگر

احمدیت میں

ابھی یہ بات نظر نہیں آتی۔ میں اس کے متعلق ان کو کئی دلائل دیتا۔ مگر سال چھ ماہ بعد پھر یہی سوال کر دیتے کہ وہ چیز ابھی نہیں ملتی۔ جو صوفیا بتاتے آئے ہیں۔ ایک دن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کا جواب سمجھایا۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ وہ جو عرش پر سجدہ کرتے ہیں۔ یا آسمان پر کرنے والے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے

درجہ میں چھوٹے

ہیں۔ وہ کہنے لگے ہیں مانتا ہوں کہ احمدیت میں سب کچھ ہے۔ مگر عرش پر سجدہ کرنا بھی تو بڑی بات ہے۔ میں نے کہا۔ میں مانتا ہوں۔ کہ وہ عرش پر سجدہ کرتے ہوں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کے تعلق کا کوئی ظاہری ثبوت بھی تو ہونا چاہیئے۔ ایک انسان بھی اپنے ساتھ

اونا جوڑ یا تعلق رکھنے والے کو ذلیل نہیں کرتا۔ میں نے ان سے کہا کیا آپ دیکھتے نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کتنا بار تھا۔ ابتداء میں بیسیوں اور بعد میں سینکڑوں تک مہمان روزانہ لنگر سے کھانا کھاتے تھے۔ اور مہمان نوازوں کا خرچ

۱۵ سو سے ڈیڑھ ہزار روپیہ

ماہوار تک تھا۔ مگر آپ کی کوئی آمد مقرر اور معین نہ تھی۔ بے شک جماعت کے دوست چندہ دیتے تھے۔ لیکن یہ کوئی مقرر اور معین آمد تو نہ تھی۔ (بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ دس لاکھ جماعت ہے اگر ایک ایک روپیہ بھی ہر احمدی دے تو دس لاکھ ہو جاتا ہے۔ جس میں سے چار لاکھ خرچ ہو جائے۔ تو بھی چھ لاکھ بچنا چاہیئے۔ پھر بعض خیال کرتے ہیں۔ کہ بعض لوگ سو سو بھی دیتے ہیں۔ اس طرح بہت روپیہ ہو جاتا ہو گا۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچتے۔ کہ اس طرح سو سو دینے والے تو زیادہ سے زیادہ سو آدمی ہو سکتے ہیں۔ اور ان سے دس ہزار روپیہ ہی وصول ہو سکتا ہے۔ اور باقی جو دیتے ہی نہیں۔ ان کا خیال نہیں کرتے تو کئی لوگ اس طرح آپ ہی آپ قیاس آرائیاں کرتے رہتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول رض

فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک بڑے مخلص لہری تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ مجھے کہا۔ کہ مجھے بخاری لے دیں۔ خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرماتے کہ اس وقت میری مالی حالت اچھی نہ تھی۔ میں نے کہا کہ اچھا پھر کبھی خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو لے دوں گا۔ تو وہ بڑی بے تکلفی سے کہنے لگے۔ کہ میرے نال تے ایہو جیاں گلاں نہ کرو یعنی میرے ساتھ تو ایسی باتیں نہ کریں۔ میں تو سب کچھ جانتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے عقل دی ہے۔ دس لاکھ کی جماعت ہے۔ اگر وہ سال میں ایک ایک روپیہ بھی آپ کو دیں۔ تو دس لاکھ بن جاتے ہیں۔ چونی چونی بھی دیں۔ تو پھر بھی اڑھائی لاکھ بن جاتا ہے۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ آپ کا خرچ چالیس پچاس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے

کہ میں نے ان سے کہا۔ کہ یہ اڑھائی لاکھ آپ لے لیا کریں۔ اور میرا خرچ آپ پورا کر دیا کریں) مگر دیکھئے باوجود اس قدر کثیر اخراجات کے اور آمد کی معین صورت نہ ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو

خدا تعالیٰ پر کیسا توکل

تھا۔ اور خدا تعالیٰ کس طرح آپ کی ضرورتوں کو پورا کرتا تھا۔ کیا یہ عرش پر سجدہ کرنے والے لوگ بھی اس توکل کے مقام پر تھے۔ مولوی صاحب اس بات کو سن کر کچھ سوچ میں پڑ گئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد بولے۔ کہ آج میری سمجھ میں بات آگئی ہے۔ کہ یہ عرش پر سجدہ دھوکا ہی تھا۔ یہ عرش پر سجدہ کرنے والے صاحب غلہ نکلنے کے زمانہ میں زمینداروں سے کہا کرتے تھے کہ کچھ غلہ ہمیں بھی بھجوانا۔ میں نے ان سے کہا کہ بس دیکھ لیں۔ کہ یہی فرق سچے متوکل اور جھوٹے متوکل میں ہوتا ہے۔ بہرحال مومن خدا تعالیٰ پر توکل کرنیوالا ہوتا ہے۔ اور جب وہ لوگوں کے سامنے کہتا ہے کہ اعوذ برب الفلق میں رب الفلق کی پناہ میں آ گیا ہوں۔ تو پھر وہ بندوں کی طرف نگاہ نہیں کر سکتا۔ اور

خدا تعالیٰ پر یقین

رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ آپ کو کیا پتہ ہوتا۔ کہ کل روپیہ آ جائیگا۔ یا نہیں مگر خرچ ہوتا تھا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔ کہ اس نے کبھی فاقہ نہ آنے دیا۔ تو مومن بندوں کی طرف نگاہ نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا ہے۔ یہ آگے اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے۔ کہ وہ کسی کا امتحان فاقہ دے کر لینا چاہے تو لے لے یا کسی کو فراغت دے کر آزمانا چاہے تو آزما لے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی

کے متعلق لکھا ہے۔ کہ بہت اعلیٰ لباس پہنتے۔ اور اعلیٰ کھانے کھاتے تھے۔ بعض اوقات ایک ایک جوڑا ان کا ایک ایک ہزار دینار یعنی اڑھائی تین ہزار روپیہ کا ہوتا تھا۔ بعض نادان آپ پر اعتراض بھی کرتے۔ مگر آپ جواب دیتے۔ کہ میں تو جو کپڑا پہنوں اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہنتا ہوں۔ میں کبھی کوئی کپڑا نہیں پہنتا۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ مجھے نہیں کہتا۔ کہ اے عبدالقادر تجھے میرے سر کی قسم یہ کپڑا پہن۔ پس

توکل کے یہ معنے

ہیں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کا ہو جائے۔ پانچویں فرمایا قل اعوذ برب الفلق۔ جا دُنیا کے لوگوں سے کہہ دے میں اب خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہوں۔ جب تم یہ کہو گے۔ تو لوگ کہیں گے کہ اچھا تم ہمیں یہ بتاتے ہو کہ اب میں اتنا بڑا ہو گیا ہوں۔ کہ تمہاری مجھے کوئی پروا نہیں۔ اس لئے فرمایا من شر ما خلق۔ یعنی اعوذ برب الفلق کہنے کے نتیجہ میں لوگ دکھ دیں گے۔ سو تم کہنا کہ میں

تمہاری ایذاؤں سے بے نیاز

ہوں۔ اور ان کے لئے بھی اپنے رب سے پناہ مانگتا ہوں۔ تم نے جتنا زور لگانا ہے بے شک لگا لو۔ مجھے کوئی پروا نہیں۔ اور میرا تم کچھ نہ بگاڑ سکو گے اس دعوے پر اگر تم میری مخالفت کرتے ہو تو کر لو۔ اس پر کچھ لوگ تکلیف دینے کے لئے اٹھیں گے۔ کچھ ہمدرد ہوں گے۔ جو مخالف ہو جائیں گے۔ اور کچھ دوست ساتھ چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ دشمن حملے کرنے لگیں گے اس لئے فرمایا ومن شر غاسق اذا وقب۔ اس میں بتایا کہ وہ

ناپائیدار دوستیاں

جو وقت پر دھوکا دے جاتی ہیں۔ اور ان سے جو بد نتائج نکلتے ہیں۔ انسان کہتا ہے۔ کہ مجھے ان کی بھی کوئی پروا نہیں۔ ومن شر النفثٰت فی العقد یعنی میں ان سے بھی خدا تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ جو دوستوں میں بگاڑ پیدا کر دیتے ہیں۔ کچھ دوست قائم رہیں گے اور کہیں گے کہ تم نے بڑا اچھا کام کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جو اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کر لیا۔ مگر کچھ لوگ ان کو بدظن کریں گے۔ لیکن مجھے ان کی بھی پرواہ نہیں۔ میں ان کو بھی یہ نہ کہوں گا۔ کہ بدظنی نہ کرو۔ بلکہ اپنے رب سے ہی کہوں گا۔ کہ وہ ان کے وساوس کو دور کرے۔ اور مجھے

ان کے نقصان سے محفوظ رکھے

پھر فرمایا۔ ومن شر حاسد اذا حسد یعنے جب انسان اس مقام پر پہنچ جائیگا تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ وہ خدا کا ہو جائے گا۔ اور جب وہ اس مقام پر پہونچ جائے گا۔ تو لازمی بات ہے۔ کہ اس کی اس ترقی کو دیکھ کر اس کے حاسد بھی پیدا ہو جائیں گے۔ جو طرح طرح کے طعنے دیں گے۔ کوئی کہے گا۔ کہ اتفاقاً ترقی کر گیا۔ کوئی کچھ کہے گا۔ اور کوئی کچھ۔ مگر فرمایا۔ ان سے کہہ دو۔ کہ مجھے اس وقت ایسے حاسدوں کی بھی کوئی پرواہ نہیں۔ میں اس وقت بھی

اپنے رب کی طرف متوجہ

ہوں گا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اللہ کا نام لے کر پڑھتا ہوں۔ جو بے انتہا کرم کرنے والا۔ اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ قل اعوذ برب الناس۔ اے انسان جب دنیا کی ان ساری تدابیر سے تو بیزاری ظاہر کر دے۔ تو کہہ دے۔ اعوذ برب الناس۔ میں اپنے خیالات میں بھی کسی کا محتاج نہیں ہوں۔ ناس اور دوسری مخلوق میں فرق یہ ہے۔ کہ ناس میں اعلےٰ خیالات ہوتے ہیں۔ جو دوسری مخلوق میں نہیں ہوتے پہلی سورہ میں مادی ضرورتوں کی طرف اشارہ تھا۔ مگر دوسری میں ذہنی اور فکری ضرورتوں کی طرف ہے۔ انسان کہتا ہے۔ کہ وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اسے بلند پروازی عقل کی اعلےٰ خیالات اس کے اندر پیدا کئے ہیں

اس کی پناہ میں اپنے آپ کو

دیتا ہوں۔ دنیا میں کوئی ارسطو کے فلسفہ کو بہترین خیال کرتا ہے۔ کوئی افلاطون کا مداح ہے۔ کوئی ڈارون کی تھیوری کو بہت اعلےٰ سمجھتا ہے۔ کوئی فیثا غورث کے برابر کسی کو درجہ نہیں دیتا۔ مگر مجھے ان میں سے کسی کی بھی پرواہ نہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ میں نے فلسفہ کی فلاں کتاب پڑھی ہے۔ کوئی کہتا ہے فلاں فلسفی کی تصانیف کا مطالعہ کیا ہے۔ کوئی کہتا ہے میں نے فلاں علم سیکھا ہے مگر میں کہتا ہوں۔ کہ مجھے ان میں سے کسی کی ضرورت نہیں۔ میں صرف قرآن پڑھوں گا۔ لوگ جاہل ہیں۔ جو ان فلسفوں کے پیچھے پڑے ہیں۔ ان کے نزدیک آج ایک بات صحیح سمجھی جاتی ہے مگر کل کو وہ غلط ثابت ہو جاتی ہے۔ اس لئے فرمایا کہ اے انسان رب الناس کی طرف توجہ کر۔ اور جا لوگوں کے سامنے کہہ دے کہ مجھے قرآن کے سوا کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں۔ میں تمام فلسفوں۔ ہیئت۔ سائنس وغیرہ تمام علوم کو اس کے سامنے ہیچ سمجھتا ہوں جس خدا نے انسان کے دماغ کو پیدا کیا۔ اور پھر اسے ترقی دی ہے۔ میں نے اسی سے تعلق پیدا کر لیا ہے۔ فرمایا۔ تو علی الاعلان ہر سب کے سامنے کہہ دے۔ تا اگر کبھی تو کسی فلسفی کے خیالات کو قرآن پر ترجیح دے۔ تو دنیا تمہارے منہ پر تھوکے۔ یہ نہیں کہ تو لوگوں کے سامنے تو یہ کہے کہ ہیگل کا فلسفہ بہت اعلےٰ ہے۔ مگر میرے سامنے آکر کہے۔ کہ حضور کا کلام سب سے اعلےٰ ہے۔ یہ

ایمان کے خلاف بات

ہے۔ اگر تو لوگوں کے سامنے یہی بات کہے۔ اور میرے حضور حاضر ہو کر بھی یہی اقرار کرے۔ تو تب ایمان حاصل ہو گا۔

پھر فرمایا۔ ملک الناس الٰہ الناس میں اپنے نفس پر اسی کی بادشاہت لوں گا۔ الٰہ الناس میں بتایا۔ کہ اس کی پناہ لینے کے یہ معنے ہیں کہ اسی کی عبادت فرض ہے۔ پس تو جا کر لوگوں سے کہہ دے کہ میں نے اپنے افکار و خیالات بھی خدا تعالےٰ کے سپرد کر دئیے۔ اسی کی اطاعت اختیار کر لی۔ اور اسی کی عبادت اپنے اوپر فرض کر لی۔ اب میں جس طرح اپنی تمام مادی ضرورتوں کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو چکا۔ اسی طرح

خیالات۔ افکار اور اطاعت و عبادت

بھی اسی کی اپنے اوپر فرض کر لی۔ اب جو قرآن کہے گا۔ وہی میں مانوں گا۔ خدا تعالیٰ کی اطاعت کا ہی جوا اپنی گردن پر رکھوں گا۔ اور فرمانبرداری کروں گا تو بھی اسی کی۔

پھر فرمایا من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس۔ انسان خواہ کسی عقیدہ کا ہو کبھی اس میں کمزوری بھی آجاتی ہے مگر میں خدا تعالےٰ سے یہ کہوں گا۔ کہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس کے خلاف میرا قدم نہ اٹھے۔ نہ میرے نفس میں اس کے خلاف خیالات پیدا ہوں۔ اور نہ باہر سے اس کے خلاف سنوں۔ میں اپنے نفس کو مار دوں گا۔ اندر باہر سے بھی خدا تعالےٰ کے کلام کے سوا سب خیالات اپنے کانوں کو بہرہ کر لوں گا۔

یہ وہ خلاصہ ہے

اس کا جو قرآن کریم میں بیان ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اے انسان جب تو اس قرآن کو پڑھ چکا تو جا جا کر دنیا کو یہ پیغام پہنچا دے۔ تا دنیا تیرے اعمال کی نگہبان ہو جائے۔ اور جب تو اس کے خلاف چلنے لگے تو اس پر تجھے ملامت کرے

اب میں دعا کرتا ہوں۔ دوست اس میں شریک ہوں۔ اپنے اور اپنے متعلقین کے لئے دعا کرنے کے علاوہ

سلسلہ کے مبلغین کے لئے

بھی اور ان کے لئے بھی جنہوں نے قرآن سنایا ہے دعا کی جائے۔ پھر ساری جماعت کے لئے دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ دوستوں کے ایمان کو بڑھائے۔ اور جن کے ایمان کمزور ہیں۔ ان کو مضبوط کرے۔ اور سب کو ٹھوکر سے بچائے۔ اور ہر ایک کا خاتمہ بالخیر کرے۔ حقیقت یہی ہے کہ اصل چیز خاتمہ بالخیر ہی ہے۔ یہاں میں یہ ذکر کر دینا چاہتا ہوں کہ چند روز ہوئے مجھے الہام ہوا

موت حسن موتٌ حسنٌ فی وقتٍ حسن

یعنی حسن کی موت بہت اچھی موت ہے۔ اور اچھے موقعہ پر۔ میں سمجھتا ہوں اس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے

انجام بخیر کی خبر

دی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ انسان کے لئے اصل چیز انجام بخیر ہی ہے۔ اس لئے اپنے واسطے بھی۔ اور جماعت کے دوسرے دوستوں کے لئے بھی انجام بخیر کی دعا کی جائے۔

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔

قیمت ٹکیہ قرص ایک روپیہ۔ پچاس قرص

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

بیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا

کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے

جھریوں بدنما داغوں کو دور کرکے چہرے کو خوبصورت

بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے

قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے

سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

سول ایجنٹ برائے قادیان سلطان برادرز قیمت ایک روپیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال ہشتم اور تبلیغ خاص کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۴۲ء ہے

تحریک جدید کے جہادِ کبیر میں حصہ لینے والوں کو معلوم ہوگا۔ کہ سال ہشتم کے وعدے پورے کرنے کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۴۲ء ہے کسی مجاہد کو جس کا وعدہ ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ اب غافل نہیں ہونا چاہیئے بلکہ چستی کے ساتھ میعاد کے اندر وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔ اسی طرح ۵ نومبر ۴۲ء کا خطبہ جو تبلیغ خاص کے چندہ کے بارے میں ہے۔ جس کی غرض یہ ہے کہ تحریک جدید کی مد تبلیغ خاص سے بذریعہ "خطوط" اخبار "الفضل"۔ اخبار "سن رائز" اور "ریویو اردو" ان معززین کو تبلیغ کی جائے جو پیر۔ گدی نشین۔ سجادہ نشین۔ صوفی اور راجے مہاراجے۔ بادشاہ۔ امراء رؤساء اور صاحب اثر و صاحب رسوخ ہیں۔ اور ان کو ایسے طریق سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات بھیجے جائیں۔ کہ ان کے ساتھ خطوط بھی جائیں تا وہ ہدایت پا جائیں۔ مرکزی ہدایات کے ماتحت خطوط وغیرہ بھی ارسال کئے جائیں۔ اس تبلیغ میں حصہ لینے کے واسطے کوئی رقم معین نہیں۔ بلکہ عام تحریک ہے پس ہر احمدی کو اپنی توفیق کے مطابق اس تحریک میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور یہ حضرت کے حضور وعدہ اور رقم براہ راست یا اس دفتر کے ذریعہ بھیجنی چاہیئے مگر یہ بھی یاد رہے۔ کہ تبلیغ خاص کے وعدے اور اس کی ادائیگی ۳۰ نومبر ۴۲ء سے قبل ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اسے زیادہ عرصہ پر پھیلایا نہیں جا سکتا جس طرح تحریک جدید سال ہشتم کے وعدے اور یہ رقوم بھی ۳۰ نومبر ۴۲ء تک ادا ہونی ضروری ہیں۔ جماعتوں کے عہدہ دار تبلیغ خاص کی فہرستیں فوری مکمل کر کے ارسال فرمادیں اور روپیہ بھی ۳۰ نومبر ۴۲ء تک اس مد کا ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

تریاق کبیر

تریاق کبیر اسم بامسمّٰی تریاق ہے کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھلانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱۲/ درمیانی شیشی ۱۰/ چھوٹی شیشی ۸/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

سیلان الرحم کی مرمر یضہ دق کا بہت ہی آسان شکار ہے۔ وہ عورتیں جو اندرونی خرابیوں کی پرواہ نہیں کرتیں بہت جلد دق میں گرفتار ہو جاتی ہیں اور لقہ بیمار عورت سیلان الرحم کی بیمار یا اندرونی خرابیوں کا شکار رہتی ہو امریکی ڈاکٹروں نے تحقیق کیا ہے کہ ہر دینی میں سے نوے سیلان کا شکایت ہوتی ہے

اودی ٹون ہے آج ہی اپنے دوا فروش سے طلب کیجئے

سبر لیس لمیٹڈ پوسٹ بکس نمبر ۲۲۰۶ کلکتہ

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپکے شاگرد کی دوکان سے

حبّ اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاطِ حمل کا مجرّب علاج ہے!

قبض کش گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ و امن میں رکھے دائمی قبض ہی بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور۔ نسیان غالب ضعف بصر۔ درد جگر۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر۔ تلی کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کش گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے اکسیر ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی۔ گھبراہٹ وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ۱/۸ رعایتی ۱/۴

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑھوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب یا ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں قیمت دو اونس شیشی ۱۲/ رعایتی ۸/

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الامان جسکو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے اسکا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اسوقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ مجرب اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اسکی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری و کنکری خواہ گردہ میں ہو یا مثانہ میں۔ خواہ جگر میں ہو سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کر کے بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ رعایتی ۱/۸

حبوب عنبری

یہ گولیاں عنبر۔ مشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کیلئے ہے جنکی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب شل ہو گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سر درست گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور۔ اعضائے رئیسہ پر بڑھاپے کی علامات ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی طاقت واپس آ جاتی ہے دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ شریفہ۔ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں جسم فربہ چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک۔ ۶۰ گولی پندرہ روپے (۱۵ روپے)

مفرح مروارید عنبری

یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ موتی۔ یاقوت۔ زمرد۔ زہر مہرہ خطائی عنبر اشہب کستوری نیپالی کشتہ مرجان کشتہ قلعی۔ زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل و دماغ جگر کو طاقت دیتی ہے۔ حافظہ کو بڑھاتی ہے خفقان۔ نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی۔ سر کے چکروں کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے اکسیر صفت ہے۔ دل کو قوی۔ بدن کو موٹا۔ اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جنکا دل دھڑکتا ہو۔ ان کیلئے مسیحائی کا اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بوڑھے۔ جوان مرد و عورت سب کیلئے اکسیر صفت ثابت ہو چکی ہے قیمت فی ڈبہ پانچ تولہ تین روپے ماہ آنے

تریاق معدہ و امعاء

یہ لاجواب مفید ترین پوڈر ہے جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہو جاتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی۔ گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے۔ بار بار پاخانہ آنا۔ اور ہیضہ کیلئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ نیز ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲/ محصولڈاک علاوہ۔

خاکسار حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ دواخانہ نعمت الصحت قادیان پنجاب

سونے کی گولیاں

یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ مروارید۔ کشتہ ابرک سیاہ سوہٹھی وغیرہ کشتہ جات سے تیار ہوتی ہیں۔ پیشاب کی جملہ امراض۔ فاسفیٹ۔ یوریٹ۔ البومن شکر وغیرہ کا قلع قمع کرتی ہیں زائل شدہ طاقت کو بحال کرکے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں جس نے بھی انہیں استعمال کیا۔ اسکو ان کی تعریف میں بے حد رطب اللسان پایا۔ نسوانی امراض مثلاً لیکوریا وغیرہ میں بھی یہ گولیاں یکساں مفید ہیں قیمت ایک روپیہ کی سات گولیاں۔

پتہ :- طبیہ عجائب گھر قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سردرد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور ہوجاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہوجاتی ہیں۔ بس آج ہی سرمہ ممیرا خاص۔ جو ہندوستان بھر میں مشہور ہوچکا ہے۔ خریدلیں۔ قیمت فی تولہ عگار چھ ماشہ عہر۔ تین ماشہ ۱۱؍

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

MACLIGHT

بلیک آؤٹ کے لئے

NIGHT LAMP

اے۔سی بجلی کے علاقہ کیلئے

نعمتِ عظمےٰ

میک لائٹ نائٹ لیمپ

۹۹ فیصدی خرچ میں بچت

روزانہ تمام رات مُسلسل جلانے سے تین ماہ میں صرف ایک یُونٹ بجلی خرچ کرتا ہے۔ رات کو سوتے وقت اندھیرے گھُپ کی بجائے ٹھنڈی آرام دینے والی روشنی۔ بال بچوں والے گھروں کیلئے بیحد ضروری چیز۔ دیکھنے میں خوبصورت عمر میں پائیدار۔ میک لائٹ کے ہر ایک بکس میں ایک سال کی گارنٹی کا لیبل لکھا ہوتا ہے۔

اپنے شہر کے دوکاندار سے طلب کریں

میک ورکس قادیان

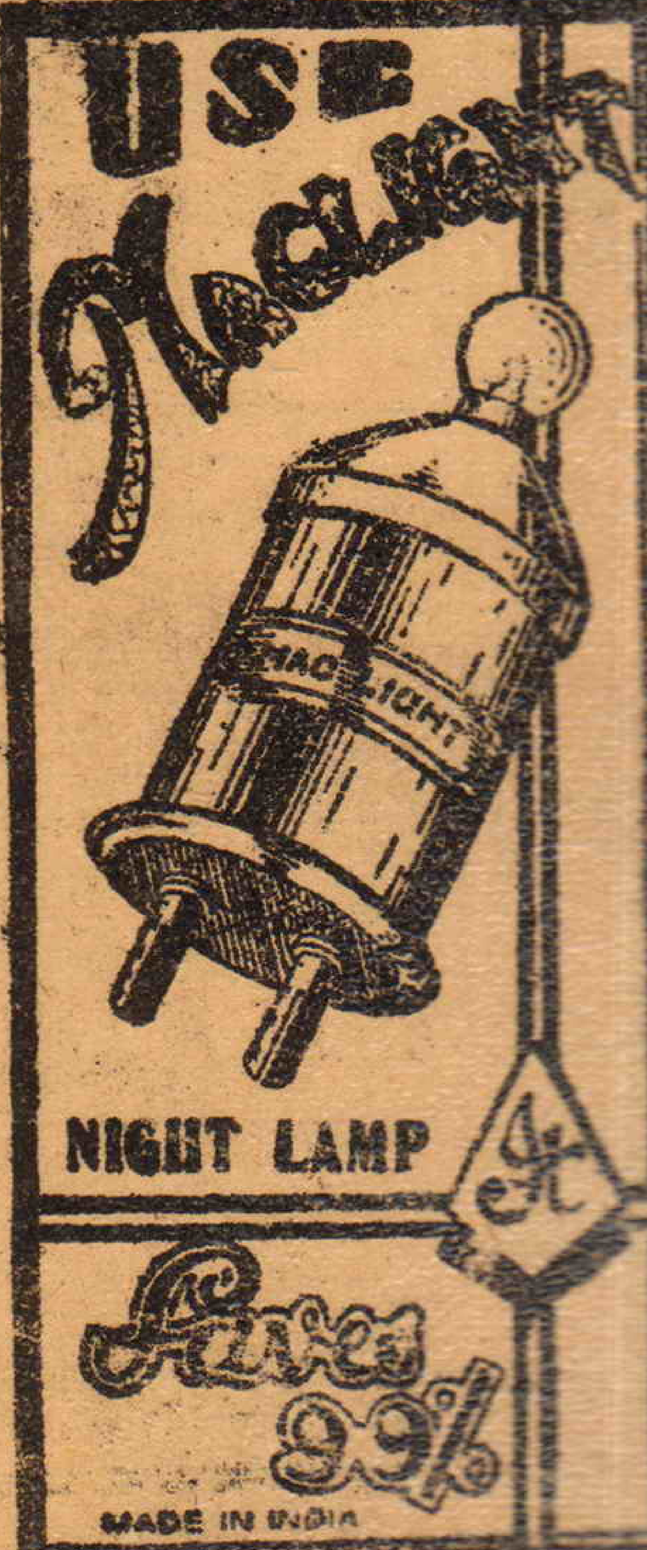

محترمہ بیگم صاحبہ جناب نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشادِ گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک مریض کو لگا کر دی تھی۔ جسکا چہرہ مہاسوں (پھنسیوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے مہاسے بنے ہوئے تھے۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے۔ کہ اُن کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پہلے سے نکھر آیا ہے۔ مگر اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہوجائے۔ اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں اور آپکی وہ ممنون ہیں۔

فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں۔ چھائیوں۔ بدنما داغوں۔ الغرض چہرہ اور جلد کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی عہ؍ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور مشہور دوا فروشوں سے خریدیں۔

نوٹ :- قادیان میں فیسرین کریم میسرز سیالکوٹ ہاؤس سے خرید فرماویں

دی۔پی منگوانے کا پتہ :- فیسرین فارمیسی ملکسر پنجاب

رُوحانی علاج

استغفار درود اور دعا ہے۔ جسمانی علاج کیلئے ہومیوپیتھک علاج نہایت موزوں اور لطیف علاج ہے۔ دوائیں زود اثر مگر کم خرچ ہیں۔ ہسٹیریا۔ لیکوریا۔ دیگر نسوانی امراض مردانہ پوشیدہ گندہ امراض۔ ذیابیطس دمہ۔ دق۔ سفید داغ۔ بواسیر۔ مرگی۔ پرانا ملیریا۔ کاربنکل۔ پائیوریا۔ ناسور کنٹھ مالا۔ تلی۔ سانپ کاٹے کی دوائی منگوائیے۔

ڈاکٹر ایم۔ایچ احمدی معرفت "الفضل" قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

آپ کے فائدہ کی بات

تکلیف اور پریشانی سے بچنے کیلئے سفر میں جس سامان کی آپ کو ضرورت نہ ہو۔ اُسے روانگی کے سٹیشن پر بُک کرادیں۔ تاوہ بریک میں بھیجا جاسکے۔ اگر سفر آپکے لئے ناگزیر ہے۔ تو ہلکے پھلکے ہو کر کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۵ نومبر۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ ٹیونس کیطرف برطانوی اور امریکی فوجیں تیزی سے پیش قدمی کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ بمباری بھی کی جارہی ہے۔ جرمن اور اطالوی ہوائی جہاز اتحادیوں کو پریشان کرنیکے لئے حملے کر رہے ہیں۔ اور اس بات کی تصدیق ہوگئی ہے کہ اب ٹیونس میں فرانسیسیوں اور جرمنوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہے۔ محوری بمباروں نے اپنی توجہ ٹیونس سے دو سو میل مغرب میں بوگی کے ہوائی اڈہ اور بون کی طرف مبذول کی ہوئی ہے جو ٹیونس کی سرحد پر پچاس میل مغرب کی طرف واقع ہے۔ بون میں کل مالٹا کا منظر تھا جبکہ وہاں ہوائی حملے کے ۹ الارم دئے گئے۔ امریکی فوجیں الجیریا کی سرحد پار کرنے کے بعد بزرٹہ اور ٹیونس کی طرف پیشقدمی کر رہی ہیں۔ اتحادی الجیریا اور مراکو کی تمام بندرگاہوں پر ابھی کافی تعداد میں فوجی دستے اتار رہے ہیں +

ماسکو ۱۵ نومبر۔ سٹالن گراڈ سے آج صبح جو اطلاعات آئی ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کارخانوں کے ایک رقبہ کے دو سو سے تین سو گز چوڑے علاقہ میں انتہائی شدت کی جنگ ہو رہی ہے۔ کل یہاں جرمنوں کے کئی حملے پسپا کر دئے گئے۔ روسیوں نے جوابی حملے کئے۔ جرمن اب چار دنوں سے حملے کر رہے ہیں ان حملوں میں وہ کافی تعداد میں پیادہ سپاہ کا استعمال کر رہے ہیں جسے ٹینکوں کی مدد حاصل ہے۔ اسکے علاوہ مسلسل بمباری بھی کیجارہی ہے +

ماسکو ۱۵ نومبر۔ روس کے آدھی رات کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ میں خوفناک لڑائی جاری ہے۔ محوری فوجیں پچھلے تین دنوں سے روسی فوجوں کے مورچوں پر لگاتار حملے کر رہی ہیں۔ لیکن ان کے تمام حملے ناکام رہے۔ صرف ایک روسی فوج کو تھوڑا سا پیچھے دھکیل سکے۔ لیکن اس لڑائی میں ہزاروں جرمن موت کا شکار ہوئے۔ رُوسی فوجیں کاکیشیا میں نہ صرف اپنی چوکیوں پر مضبوطی سے ڈٹی ہوئی ہیں۔ بلکہ دشمن پر دباؤ ڈال رہی ہیں۔ جرمن بڑی سرعت سے خندقیں کھود رہے ہیں۔ تاکہ اپنے آپکو روس کے ان طوفانوں سے بچا سکیں جو مشرق کی طرف سے اُمڈے آرہے ہیں۔ نالچک کے جنوب مشرق میں رُوسی فوجیں جرمنوں سے خوفناک لڑائی لڑ رہی ہیں۔ توایسی کے شمال مشرق میں جرمن فوجیں ندیوں کے ساتھ ساتھ روسیوں کے کمزور مورچے کی ٹوہ لگا رہی ہیں۔ جرمن بندوقچیوں کے دستوں نے روسی مورچوں میں گھس جانے کی بے پناہ کوششیں کیں۔ لیکن یا تو انہیں تباہ کر دیا گیا۔ یا پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا گیا۔ جرمنوں نے مائی دھویا کو پار کرنے کے لئے بھی تگ و دو کی۔ لیکن روسیوں نے ان کی ایک نہ چلنے دی +

لنڈن ۱۵ نومبر۔ جنوب مغربی بحر الکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آسٹریلین دستے بونا کی طرف پیشقدمی کرتے ہوئے جاپانیوں کو ایمورا ویڑہی سے نکال دیا ہے اور اس طرح دریائے کموس کی بڑی گذرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جاپانیوں کو سخت جانی نقصان ہوا ہے دشمن زخمیوں کو بھی پیچھے چھوڑ کر پسپا ہوگیا ہے۔ امریکن فوجیں جنوب سے گھیرا تنگ کر رہی ہیں +

قاہرہ ۱۵ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل برطانوی فوجوں نے ٹمیمی تک محوری فوجوں کا تعاقب کیا۔ بن غازی پر بمباری کی گئی۔ محوری فوجیں ڈرنا میں اپنے ذخیروں کو جلا رہی ہیں یا جرمن توپخانہ اور مشین گنیں رومیل کی پسپائی میں امداد دینے کیلئے ناکام جدوجہد کر رہی ہیں +

لنڈن ۱۵ نومبر۔ مصر کی برطانوی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل الیگزنڈر کا اندازہ ہے کہ آجتک جرمن اور اطالوی ۷۵ ہزار آدمی کھو چکے ہیں۔ ان میں قیدی بھی شامل ہیں۔ شمالی افریقہ کے ساحل پر جنگ میں ۱۳ آبدوز کشتیاں تباہ کر دی گئیں۔ ان میں سے پانچ کو پچھلے دو دنوں میں تباہ کیا گیا +

قاہرہ ۱۴ نومبر۔ وزیر اعظم مصر نحاس پاشا نے آج آٹھویں فوج کی فیصلہ کن فتح کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ مجھے یقین ہے کہ جمہوریتوں کی فتح کا دن قریب ہے۔ محوری فوجوں کو مصر سے نکال کر لیبیا میں دھکیل دیا گیا ہے۔ ہمارے ملک کے لئے خطرہ ٹل گیا ہے مصر کے لوگوں اور اتحادی فوجوں کو جن تاریک دنوں میں گذرنا پڑا ہے ان کی یاد ہماری اور ان کی دوستی کو زیادہ مضبوط بنائے گی +

سٹاک ہالم ۱۵ نومبر۔ سیکنڈے نیوین ٹیلیگراف بیورو نے جس پر جرمنوں کا قبضہ ہے۔ خبر دی ہے کہ پولیس کی ایک بھاری جمعیت نے دشی میں مارشل پیتاں کی سرکاری رہائش گاہ "ہوٹل ڈو پارک" کو گھیر لیا ہے۔ ایڈمرل ڈارلان اور مارشل پیتاں میں تاروں کے تبادلہ پر شہر بھر میں بے چینی سی پھیل گئی ہے۔ پیتاں۔ موسیو لاوال اور وشی گورنمنٹ کے دوسرے وزیروں میں مسلسل بات چیت ہو رہی ہے +

انقرہ ۱۶ نومبر۔ اٹلی سے آنیوالے غیر جانبدار مسافروں نے اطلاع دی ہے کہ جرمن سپاہیوں کی لدی ہوئی بہت سی ریل گاڑیاں روزانہ اٹلی پہنچ رہی ہیں۔ یہ لوگ مکمل مسلح ہیں۔ کچھ جرمن تو سیدھے روسی مورچہ سے آرہے ہیں۔ ساحلی علاقوں پر قلعہ بندیاں بنانے والے سپیشل دستے بحری حملے سے حفاظت کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں +

لنڈن ۱۵ نومبر۔ پیرس ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ٹولون میں خاموشی جاری ہے۔ جنگی جہازوں کے ملاح جہازوں میں نظر بند ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بحری دستہ کے کمانڈر نے مارشل پیتاں سے وفاداری کرنے کا حلف اٹھایا ہے۔ اس تقریب میں بحری افسروں اور دیگر حکام نے بھی حصہ لیا +

بمبئی ۱۵ نومبر۔ آج شہر کی ایک مل میں دو بم پھٹ گئے۔ جس سے معمولی سی آگ لگ گئی۔ اور کچھ کپڑے کو نقصان پہنچا۔ کوئی شخص مجروح نہیں ہوا +

سانگلی ۱۵ نومبر۔ مدراس اینڈ سدرن مرہٹہ ریلوے کی برانچ لائن پر میرج اور سانگلی کے درمیان وشرام باغ ریلوے اسٹیشن کی عمارتوں کو کل رات چند اشخاص نے آگ لگا کر جلا دیا +

لنڈن ۱۵ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آٹھویں فوج نے طبروق پر قبضہ کر کے چار ہزار افریقی جنگی قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔ جرمنوں نے چار ماہ سے ان کو جہاز سازی کے رقبہ میں مزدوری پر لگا رکھا تھا +

واشنگٹن ۱۵ نومبر۔ جنوبی بحر الکاہل کے امریکی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکی جہازوں نے کوڈل کنال کے مغربی کنارے پر گولہ باری کر کے دشمن کی ساحلی توپوں کو ٹھنڈا کر دیا ہے۔ اور فوجیں اتارنے والی ۷۵ جاپانی کشتیوں کو نقصان پہنچایا۔ اور ۳۰ بڑے بجروں کو تباہ کر دیا گیا۔ امریکی جہازوں کی گولہ باری سے دشمن کو اور بھی بہت سا نقصان پہنچا +

واشنگٹن ۱۵ نومبر۔ صدر روزویلٹ نے افریقہ میں اتحادی فوجوں کی کامیابی سے متاثر ہو کر جنرل ہوور گو مبارکباد کا پیغام دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان فتوحات سے امریکہ میں اعتماد کی لہر دوڑ گئی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ ان کے اس پیغام اور مبارکباد کو جنرل کننگھم اور ان کے ساتھیوں تک پہنچا دیا جائے +

واشنگٹن ۱۵ نومبر۔ جنرل فرانکو نے مسٹر روزویلٹ کے نام ایک پیغام ارسال کیا ہے۔ جس میں اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ ہسپانیہ ہر ایسی چیز سے پہلو تہی کرے گا۔ جس سے ہسپانیہ اور امریکہ کے دوستوں کے تعلقات پر اثر پڑے +

لنڈن ۱۵ نومبر۔ روسی سفیر ایم میسکی نے کل رات لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ افریقہ کی لڑائی دوسرا محاذ نہیں۔ جسکی روسیوں کو امید تھی۔ لیکن افریقہ کی جنگ دوسرے محاذ کی ایک کڑی ہے اور اس سے دوسرا محاذ قائم ہونے میں بہت امداد ملیگی۔ ہمیں فتح کو آسانی اور آرام سے حاصل کر لینے کے تمام خیالات کو دل سے نکال دینا چاہیئے۔ پچھلے چھ ہفتوں میں ہم نے ۲ مرتبہ سن لیا ہے کہ ہٹلر نے اعلان کیا ہے کہ وہ ہتھیار نہیں ڈالیگا۔ ہٹلر کو ایسے الفاظ کہنے کی ضرورت کیوں پڑی۔ تاریک دنوں کی آمد کے خیال سے فاسسٹ دیو کا دماغ ٹھکانے آ رہا ہے +

شکاگو ۱۵ نومبر۔ شکاگو کی عدالت نے چھ امریکنوں پر غداری کرنے اور ایک جرمن ایجنٹ کی امداد کرنے کے الزام میں فرد جرم عائد کر دی ہے +

ماسکو ۱۵ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سٹالن گراڈ کی روسی فوجوں کو بہت بڑی کمک مل گئی ہے۔ سینکڑوں بڑی توپیں اور آرمڈ لاریاں دریائے والگا کو عبور کر کے وہاں پہنچ گئی ہیں۔ اب روسی فوجیں بہت جلد جرمنوں پر جارحانہ اقدام شروع کر دیں گی +

ضرورت استانی
ضلع ملتان میں ایک احمدی بھائی کو لڑکیوں کے پڑھانے کے واسطے ایک استانی کی ضرورت ہے۔ ملازمت مستقل ہوگی۔ تنخواہ معقول دی جائیگی + خط و کتابت معرفت مفتی محمد صادق۔ قادیان

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان ہی سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی